سماجی روابط کی ویب سائٹس کے مثبت اثرات

(Positive Effects of Social Websites)

* اقراء خالد انصاری

**ڈاکٹر نسیم محمود

Abstract

Social website is a platform that allows people to create and share different ideas, information, pictures and videos etc. Facebook, WhatsApp, Twitter, Linked In, YouTube etc. are main modern social media sources to interact with large number of people all around the globe. In every field, these websites have positive and negative effects. Websites have made the people of the world nearer and have become the major source to unite the world. It has its positive as well as negative effects on the society. This article is the study about positive effects of these websites providing the suggestions to make it useful and beneficial for the world and human community.

Keywords: Websites, Social Media, Positive, Effects.

جدید ٹیکنالوجی کی بدولت دور حاضر انسانی زندگی کا ترقی یافتہ دور ہے۔ ماضی میں جن حیران کن ایجادات کو چشمِ تصور میں لانا ناممکن تھا آج وہ حقیقت کا روپ دھار کر ہماری زندگی کا اہم ترین حصہ بن چکی ہیں۔ جدید اختراعات سے انسانی زندگی کو آسودگی، آرام اور بے پناہ فوائد حاصل ہوئے ہیں دنوں اور مہینوں کے کام منٹوں اور گھنٹوں میں پایہ تکمیل تک پہنچنے لگے اور مشکل ترین کام بھی سہل ترین لگنے لگے۔ آج سوشل میڈیا (Social Media) آپس میں رابطے کا موثر ترین ذریعہ بن گیا ہے اور جملہ ذرائع ابلاغ میں سوشل میڈیا (Social Media) / سماجی رابطوں کی ویب سائٹس (Websites) کا استعمال بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ سے مراد ایسی ویب سائٹ ہے جو افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرنے اور معلومات، تصاویر اور ویڈیوز وغیرہ کا اشتراک کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

---

*ایم ایس سکالر، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

**اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ عربی وعلومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

ایک بچے سے لے کر بوڑھے تک خاصی تعداد میں لوگ سوشل میڈیا (Social Media) سے منسلک ہیں۔[2] سماجی ذرائع ابلاغ کے استعمال نے ذاتی زندگی، معاشرتی روابط، سیاسی و معاشرتی معاملات پر کافی زیادہ اثرات چھوڑے۔ ذیل میں ان کے مثبت اثرات کا سرسری جائزہ لیا جاتا ہے:

1۔ دنیا بھر میں رابطہ

اگر کسی پرانے دوست، ہم جماعت، ہم سکول یا ہم کالج کو تلاش کرنا ہو یا پہلی جماعتوں کے استاد یا کسی ایسے دوست کی تلاش جو بیرون ملک مقیم ہو یا کسی مشہور و معروف شخصیت جس سے ملاقات ممکن نہ ہو اس سے رابطہ کرنے کیلئے سماجی نیٹ ورک (Social Network) سے زیادہ آسان اور تیز ترین راستہ اور کوئی نہیں ہے، اس کے ساتھ نئے تعلقات اور دوستیاں بنانے کے لیے بھی یہ سستہ ترین ذریعہ ہے۔ ایسی ویب سائٹس (Websites) کے ذریعے نئے افراد کے ساتھ دوستی کرنے، کاروباری تعلقات بنانے یا اپنے دوستوں کے دوستوں کے ساتھ رابطے کر کے تعلقات کو وسعت دیتے ہیں۔ رب نواز جدون کا اپنے کالم میں اس بارے میں کہنا ہے کہ اس کنکشن کے ذریعے بننے والے روابط کسی فرد کی مختلف کاموں میں مدد کر سکتے ہیں۔ مثلاً☆ رومانوی تعلقات کے لیے☆ نئی ملازمت کے حصول کے لیے☆ مصنوعات کے لین دین اور خدمات کے حوالے سے☆ ہم خیال افراد کی تائید حاصل کرنے کے لیے ☆پیشے یا ذاتی معاملات کے بارے میں مشورے لینے اور دینے کے لیے۔[3]

2۔ تعلیمی میدان میں بہتری

پاکستانی معاشرے پر تعلیمی میدان میں انٹرنیٹ (Internet) کے ذریعے بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ سوشل ویب سائٹس (Social Websites) نے تعلیم حاصل کرنے کے روایتی طریقوں کو ختم کر دیا ہے۔ کسی طالب علم کا استاد یا نگران دور رہتا ہو تو ان سائٹس (Sites) کے ذریعے وہ اپنا کام، اپنی اسائنمنٹ (Assignment) اپنے استاد کو بذریعہ میل (Mail) بھجوا سکتا ہے اور اس کے بارے میں رائے جان سکتا ہے۔ بہت سے حافظ اور قاری حضرات آج ان ویب سائٹس (Websites) پر براہِ راست ویڈیو کال (Live Video

---

[2]Rosalind Combley, "Cambridge Business English Dictionary.", Published by Cambridge University Press, Nov 2011,p:789, retrieved 16 Jan 2017, 10:15am from www.cambridge.com

[3] Rab Nawaz Jadoon, "Advantages and disadvantages of social networking, Comsats." Abattabad, Pakistan, Retrieved 27 Oct 2016,9:46am from https://jadoon956.files.wordpress.com

Call) کے ذریعے پاکستان اور پاکستان سے باہر بیرون ممالک میں مسلمان بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے ہیں اور تبلیغی امور سرانجام دے رہے ہیں۔

سوشل ویب سائٹس (Social Websites) میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی سائٹ (Site) فیس بک (Face book) ہے۔ فیس بک پر ہر عمر کے افراد نے اپنا اکاؤنٹ (Account) بنا رکھا ہے۔ فیس بک پر افراد نے مختلف مقاصد کیلئے اپنے الگ الگ پیجز (Pages) بنائے ہوئے ہیں۔ ان پیجز کی اقسام لاتعداد ہیں اور بے شمار چیزوں کے متعلق معلومات دی جاتی ہیں۔ جن میں حالاتِ حاضرہ، فن، تاریخ، آرٹ، ادب، تعلیم، بزنس، فیشن، برانڈز (Brands)، موسیقی، میگزین، چینلز (Channels) وغیرہ شامل ہیں۔ اپنے نوٹس (Notes)، اسائنمنٹ (Assignment) وغیرہ شیئر (Share) کرتے ہیں۔ نوائے وقت کے ایک مضمون کے مطابق: یہ میڈیم (Medium) تعلیمی انقلاب کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ بہت سے سکولز (Schools)، کالجز (Colleges) اور یونیورسٹیز (Universities) میں ان سائٹس (Sites) کے استعمال سے بچوں کو جدید ٹیکنالوجی (Technology) کے بارے میں تعلیم اور معلومات دی جارہی ہیں اور ان کا استعمال سکھایا جارہا ہے۔[4]

یوٹیوب (YouTube) پر مختلف علوم و فنون کے بارے میں راہنمائی کیلئے ہر موضوع، چاہے اس کا تعلق کھانے پکانے سے ہو یا اپنے آپ کو سجانے سنوارنے سے متعلق یا گھر کی سجاوٹ کے بارے میں یا کہ حالاتِ حاضرہ سے آگاہی، سب کیلئے ویڈیوز (Videos) موجود ہیں۔ اس بارے میں حسن اکبر لکھتے ہیں کہ سماجی رابطے کی ویب سائٹس (Websites) کے ذریعے درس و تدریس کا کام بہت آسان ہو گیا ہے۔ الیکٹرانک لائبریری (E-Library)، آن لائن ای بکس (Online E-Books) اور مختلف تعلیمی موضوعات پر اساتذہ اور علماء کی آڈیوز، ویڈیو لیکچرز (Audio, Video Lectures) تک گھر بیٹھے رسائی ممکن ہوئی ہے۔[5]

3۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں بہتری

بہتر معلومات سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے انٹرنیٹ (Internet) کی وجہ سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں بہت تیزی آئی ہے۔ کیونکہ یہاں دنیا بھر کی لائبریریز (Libraries) سے ہر طرح کی کتب اور لیکچرز (Lectures) تک رسائی ہوتی ہے۔ انٹرنیٹ (Internet) سے پہلے کسی بھی فرد کے لیے حساس موضوع، مثلاً کسی مذہبی عقیدے یا سیاسی نظریے کا مطالعہ کرنا اس وقت ممکن نہیں تھا۔ فرد اپنے گھر میں اپنے والدین، رشتہ

---

[4] ملیحہ طاہر، نوائے وقت لاہور، 12 اگست 2016، Retrieved 28 Sep 2016,12:21pm from www.nawaiwaqat.com.pk

[5] حسن اکبر، "پاکستانی معاشرے پر انٹرنیٹ کے مثبت اثرات،" ڈان نیوز، 8 دسمبر 2015، Retrieved 28 Sep 2016, 10:30pm, from https://www.dawnnews.tv

داروں، بیوی شوہر کے سامنے دوسرے اور مخالف فرقے یا مکتب فکر کی کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتا تھا پاکستان میں اکثریتی عوام کیلئے یہ ممکن نہیں تھا۔ انٹرنیٹ کے ذریعے سماجی روابط کی ویب سائٹس (Websites) پر جب دوسرے مکاتبِ فکر کے افراد کے ساتھ تعلقات و روابط قائم ہو رہے ہیں تو معاشرے میں رائج تصورات، اقدار، خیالات، روایات اور قدامت پسندی میں آہستہ آہستہ تبدیلی آ رہی ہے۔

4۔ فنون لطیفہ پر اثر

کسی بھی فن کے ماہر کو، کسی آرٹسٹ (Artist) کو سب سے بڑی چیز جو درکار ہوتی ہے وہ لوگوں کی جانب سے ان کے کام کی تعریف ہے۔ جیسے جیسے اس کے کام کو سراہا جاتا ہے ویسے ویسے اس میں نکھار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ سماجی ویب سائٹس (Websites) کی بدولت لوگوں کو اپنے اندر کے جوہر نہ صرف خود دیکھنے بلکہ دوسروں کو دکھانے کے مواقع مل رہے ہیں۔ جب وہ اپنے فن کے نمونے ان ویب سائٹس (Websites) پر دوسرے لوگوں کے ساتھ شیئر (Share) کرتے ہیں تو دنیا بھر سے لوگوں کی جانب سے ان کو سراہا جاتا ہے تو وہ زیادہ جوش اور جذبے کے ساتھ اپنے فن میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے گمنام لوگوں کو سماجی ویب سائٹس (Websites) کے ذریعے سے شہرت ملی۔ حسن اکبر کا اس بارے میں کہنا ہے کہ کمنٹس (Comments) کے ذریعے انہیں مزید کام کرنے اور اپنے موجودہ کام میں نکھار لانے میں مدد ملتی ہے۔ چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں میں رہنے والے نئے لکھنے والوں، ادیبوں، تقریر کرنے والوں، شاعروں، آرٹ اور مصوری کرنے والے آرٹسٹس (Artists) کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انٹرنیٹ (Internet) پر محدود وسائل سے اچھی شارٹ فلمیں (Short Films) تیار کر کے سماجی رابطوں کی ویب سائٹس Websites پر شیئر کرتے ہیں جس سے وہ بہت جلد شہرت حاصل کر رہے ہیں۔[6]

5۔ پہچان کا ذریعہ

سماجی روابط کی ویب سائٹس (Websites) پہچان کا ذریعہ بھی ہیں۔ اس کا اندازہ ایکسپریس نیوز میں شائع ہونے والی اس خبر سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ یہ سائٹس (Sites) جہاں تفریح کرنے، نئے روابط قائم کرنے، پرانے رابطوں کو بحال کرنے اور معلومات سمیت کئی فائدے اور سہولتیں فراہم کرتی ہیں، وہیں یہ سائٹس (Sites) کسی فرد کی شناخت بھی بتاتی ہیں بلکہ اب تو سماجی ویب سائٹس (Websites) خود فرد کی پہچان بننے لگی ہیں۔ کسی شخصیت کو سمجھنے، اس کے نظریات اور خیالات سے واقفیت اور اس کے برتاؤ کو جاننے کیلئے اس کے کسی سوشل ویب سائٹ (Social website) پر بنے اکاؤنٹ (Account) کا جائزہ لینا

---

[6] حسن اکبر، "پاکستانی معاشرے پر انٹرنیٹ کے مثبت اثرات،" ڈان نیوز، 8 دسمبر 2015، Retrieved 28 Sep 2016, 10:30pm, from https://www.dawnnews.tv

اب عام سی بات ہو گئی ہے۔[7] کسی کو اپنے ہاں نوکری دیتے ہوئے اس کے اکاؤنٹ (Account) اور اس کے تبصروں سے اس کی طبیعت اور شخصیت کو پہچانا جاتا ہے۔ اس کی دلچسپی، رجحانات، پسند، ناپسند سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور زندگی کے دوسرے معاملات میں بھی یہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کسی بھی سوشل ویب سائٹ (Social website) پر فرد کا رویہ اور سرگرمیوں کی نوعیت بڑے معنی رکھتی ہے اور جو کہ اس کے حال، مستقبل، اس کے تعلقات اور معیشت کیلئے بہت اہم ہے۔ اس سے جانچا جاتا ہے کہ کوئی فرد کیوں ہے؟ کیا ہے؟ اور کیسے ہے؟

6۔ معلومات کا فوری تبادلہ

سماجی روابط کی ویب سائٹس (Websites) کے ذریعے معلومات کا فوری تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ان ویب سائٹس (Websites) میں فوراً پیغام پہنچانے کی صلاحیت موجود ہے۔ جس کا مطلب ہے کوئی بھی شخص چیٹ (Chat)، ویڈیو کال (Video call)، وائس میسج (Voice message) کے ذریعے معلومات کا تبادلہ کر سکتا ہے۔ یہ اساتذہ کیلئے بہت کارآمد ذریعہ ہے جو کلاس روم کے مباحثوں میں سہولت فراہم کرنے کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے فاصلوں پر بیٹھے ہوئے طالب علم ان کے لیکچرز (Lectures) سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ رب نواز جادوں اس بارے میں لکھتے ہیں:

> "انٹرنیٹ (Internet) از خود ایک آن لائن کتاب ہے۔ سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس (Social networking sites) کو مینیجرز (Managers) ٹیم کی میٹنگ (Meeting) کیلئے، کانفرنس کے منتظمین کو حاضرین کو باخبر رکھنے کیلئے اور کاروباری افراد کو کلائنٹس Clients کے ساتھ ملانے کیلئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں"[8]

ملک میں یا ملک سے باہر کوئی واقعہ رونما ہو اس کے بارے میں فوراً عوام کو مطلع کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً سیالکوٹ میں بیٹھا ایک شخص نا صرف لاہور، کراچی یا اندرون پاکستان میں بلکہ بیرون ملک امریکہ، انڈیا یا کسی بھی دوسرے ملک میں پیش آنے والے کسی بھی حادثے کسی بھی اہم واقعے کے بارے میں منٹوں میں باخبر ہو جاتا ہے۔ پہلے اخبارات خبروں کو پھیلانے کا ذریعہ تھے جو کہ نسبتاً سست ذریعہ تھا کیونکہ کسی بھی امر کے بارے میں اطلاع اگلے دن ملتی تھی مگر اب ویب سائٹس (Websites) کی بدولت اس میں بہت تیزی آ گئی ہے۔ کئی نیوز چینلز (News Channels) اس

---

[7] ایکسپریس نیوز، 11 جنوری 2015، Retrieved 25 Sep 2016, 2:57pm from https://www.express.pk

[8] Rab Nawaz Jadoon, "Advantages and disadvantages of social networking." Comsats, Abattabad, Pakistan, Retrieved 27 Oct 2016,9:46am from https://jadoon956.files.wordpress.com

وقت معلومات کو جمع کرنے اور ان کا اشتراک کرنے کیلئے سوشل ویب سائٹس (Social Websites) جیسے فیس بک (Face book)، یوٹیوب (YouTube) اور ٹوئٹر (Twitter) وغیرہ کے ساتھ شراکت کرتے ہیں۔ ان ویب سائٹس (Websites) پر چلنے والے موضوعات کی مدد سے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے، ان ویب سائٹس (Websites) کے ذریعے خبریں اور معلومات بہت تیزی سے پھیلتی ہیں۔

اس طرح کوئی خبر، کوئی ٹی وی پروگرام، یا ٹاک شو (Talk show) مس (Miss) ہو گیا ہو یا اسے دوبارہ دیکھنا ہو تو ان ویب سائٹس (Websites) جیسے یوٹیوب (YouTube) پر آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ نا صرف موجودہ بلکہ ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں بھی باخبر ہو سکتے ہیں۔ سائنسی ایجادات، معیشت کے اتار چڑھاؤ، سیاسی حالات کے بارے میں جانکاری حاصل کی جا سکتی ہے۔

7۔ مفت اشتہارات

کاروبار کی ترقی میں آج اشتہارات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے کوئی بھی فرد اپنے کام یا کاروبار کی نوعیت، خدمات، اور اس سے متعلقہ مختلف امور کو لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔ اشتہارات کے ذریعے ہی مختلف اداروں اور مصنوعات کے بارے میں واقفیت عوام الناس تک پہنچتی ہے اور لوگ ان اداروں سے رابطہ کرتے یا ان مصنوعات کو خریدتے ہیں۔ سماجی روابط کی ویب سائٹس (Websites) فری پبلیسٹی (Free publicity) کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ آج کے دور میں افراد اپنے کاروبار پیشے یا تنظیم کے بارے میں مفت اشتہارات کیلئے سوشل ویب سائٹس (Social Websites) کو استعمال کرتے ہیں، بغیر کسی رقم کا استعمال کیے اپنی مصنوعات، خدمات یا خیالات دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں اور بہت سے نئے رجحانات کو فروغ دے سکتے ہیں۔ چنانچہ سوشل ویب سائٹس (Social Websites) کی بدولت ہر طرح کے کاروبار کی پروموشن (Promotion) میں مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

8۔ مذہبی رویوں کی تشکیلِ نو

سوشل میڈیا (Social Media) نے معاشرے میں مذہبی رویوں کی تشکیل کے عمدہ مواقع فراہم کیے ہیں اور مختلف مذہبی نظریات اور مکاتبِ فکر کے لوگوں کے درمیان باہمی رابطہ اور تبادلہ خیال ممکن بنا دیا ہے۔ ایک وقت تھا جب مخالف سوچ اور نظریات رکھنے والے لوگوں کے علمی مواد کو پڑھنا گناہِ کبیرہ سے کم نہیں سمجھا جاتا تھا، لیکن سماجی ویب سائٹس (Websites) کی بدولت علمی اختلاف اور مخالف سوچ رکھنے والوں کے لٹریچر کو بھی پڑھنے کا موقع ملا ہے جس کی بدولت مخالف نقطہ نظر کی کتابوں کو شجرِ ممنوعہ قرار دینے کی سوچ خود بخود مسترد ہو گئی اور کسی بھی مسئلے پر مختلف جہتوں سے سوچنے کا موقع ملا۔ جس کی وجہ سے کسی ایک مسئلے پر مختلف نظریات اور آراء پڑھ کر علوم میں اضافہ ہوا، دوسرے مکتب فکر کے بارے میں آگاہی ہوئی اور آپسی مذہبی و مسلکی اختلافات کم ہونے کی امید پیدا ہوئی۔ عابد محمود عزام، ایکسپریس نیوز میں ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے مختلف الخیال لوگوں کو ایک دوسرے سے براہِ راست مکالمے کا موقع ملا ہے جس سے بہت سے مذہبی مسائل میں تصویر کا دوسرا رخ دیکھ کر اس پر مختلف آراء کی جانکاری سے اپنی ایک نئی رائے قائم کرنا آسان ہوا ہے اور مختلف مذہبی نظریات کے حاملین کے درمیان پیدا شدہ دوریاں کم ہو کر نزدیکیوں میں بدلنا شروع ہو گئی ہیں"[9]

مذہبی مسائل کو سمجھنے میں مدد ملی ہے پاکستانی معاشرے میں فرقہ واریت موجود ہے، ہر فرقہ اپنے آپ کو راہ راست پر ثابت کرنے میں لگا ہوا ہے۔ بد قسمتی سے اپنے فرقے کی اچھی باتوں کی تربیت کم اور دوسرے فرقہ کی غلطیوں کا سبق زیادہ پڑھایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مخالف فرقہ کے خلاف نفرت اور اشتعال انگیز جذبات پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ (Internet) آنے سے پہلے حالت کنویں کے مینڈک کی طرح تھی۔ مذہبی رہنما خود ہی دوسرے فرقے پر سوال کرتے اور خود ہی جواب دیتے تھے۔ عوام کی اکثریت بغیر تحقیق کیے اپنے اپنے مذہبی پیشواؤں و رہنماؤں کی ان باتوں پر یقین کرتی، لیکن اب اس رویہ میں تبدیلی آ رہی ہے۔ اسی تبدیلی کو بیان کرتے ہوئے کالم نگار حسن اکبر ڈان نیوز میں رقمطراز ہیں:

"سوشل میڈیا (Social Media) پر ہر مکتب فکر کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں ہوتے ہیں اور اپنے اپنے مکتب فکر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تبادلہ خیال کی وجہ سے دونوں طرف کا موقف جاننے، سننے اور پڑھنے کا موقع مل رہا ہے۔ جس سے فرقہ ورانہ نفرت میں کمی ہو رہی ہے۔ لوگوں کو سمجھ آ رہی ہے کی غلطیاں صرف دوسرے میں ہی نہیں بلکہ اپنی طرف بھی اصلاح کی ضرورت ہے"[10]

9۔ اپنے حق کیلئے آواز اٹھانا

سماجی ویب سائٹس (Websites) اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ آج آزاد میڈیا (Media) اور ان ویب سائٹس (Websites) کے ذریعے ہی ملک کے نوجوانوں میں اپنے حق کیلئے آواز اٹھانے کی صلاحیت پیدا ہوئی ہے۔ آج سے 15,10 سال پہلے جب یہ ویب سائٹس (Websites) اتنے عروج پر نہیں تھیں تو کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ ملک کے سیاسی وڈیروں کے سامنے اونچی آواز میں بات بھی کر لے، پاکستان میں کسی بھی آزادانہ رپورٹ کو شائع کرنے کے لیے یا اس پر بات کرنے سے پہلے بہت سے عوامل سے گزرنا پڑتا ہے۔ دہشت

---

[9] عزام، عابد محمود، "سماجی رویوں پر سوشل میڈیا کے اثرات، "جمعرات، 12 فروری 2015، Retrieved 27 Sep 2016, 10:20am from https://www.express.pk

[10] حسن اکبر، "پاکستانی معاشرے پر انٹرنیٹ کے مثبت اثرات، "ڈان نیوز، 8 دسمبر 2015، Retrieved 28 Sep 2016, 10:30pm, from https://www.dawnnews.tv

گردوں، عسکری ونگز (Wings) اور ایجنسیز (Agencies) کی جانب سے ہونے والے رویوں اور ایکشن (Action) کے بعد پاکستان کو صحافیوں کے لیے خطرناک ترین ممالک کی صف میں شامل کیا گیا ہے۔

> "روایتی میڈیا (media) خوف یا لالچ کی وجہ سے رائے عامہ کی درست تصویر پیش نہیں کر پاتا تھا، جس کی وجہ سے ان پریشر گروپس (Pressure Groups) کا کاروبار کافی کامیابی سے چلتا رہا۔ لیکن سوشل میڈیا (Social media)، سماجی رابطوں کی ویب سائٹس (Websites)، فیس بک (Face book)، ٹوئٹر (Twitter) اور یوٹیوب (YouTube) کی وجہ سے بہت بہتر اور موثر رائے عامہ کا علم ہوا ہے"[11]

مگر آج سوشل میڈیا (Social media) کی بدولت وطن کے معمار اس غریب ملک کے سرمایہ دار، سیاست دانوں، حکمرانوں سے اپنے حق کے حصول کیلئے آواز بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ان ویب سائٹس (Websites) نے عوام کو اظہار کی طاقت دی ہے اور محکوم طبقہ اپنے جذبات کی بھڑاس نکال لیتا ہے۔ ایکسپریس نیوز میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق: "ملک کی بقا کا معاملہ ہو یا شاہ زیب کے اہلِ خانہ کو انصاف دلانے کا معاملہ، کامران فیصل کی نہ سمجھ میں آنے والی خودکشی ہو یا ایک مخصوص فرقہ کی ٹارگٹ کلنگ (Target Killing)، توہینِ عدالت کیس (Case) ہو یا ایک کے بعد دوسرے وزیرِاعظم کی سپریم کورٹ میں پیشی، کرپشن (Corruption)، مہنگائی، بجلی، گیس یا سی این جی (CNG) کی بندش، ان تمام ایشوز (Issues) کو ریگولر (Regular) اور سوشل میڈیا (Social Media) احسن طریقے سے فوکس (Focus) کر رہا ہے اور عوام کے سامنے لا رہا ہے"[12]

10۔یکساں دلچسپی والے افراد کا انتخاب

جب کوئی فرد سماجی نیٹ ورک (Social Network) میں شرکت کرتا ہے تو وہ اس میں ایسے لوگوں کا باآسانی انتخاب کر سکتا ہے جن کی پسند اور ناپسند ایک جیسی ہے، اس سے ملتی جلتی ہے وہ یکساں دلچسپی والے افراد کا ایک گروپ بنا سکتا ہے مثلاًا گر کرکٹ کا شوقین ہے تو وہ کرکٹ کمیونٹی (Community) کے ساتھ رابطہ آسانی کے ساتھ کر سکتا ہے اور ان کو جوائن (Join) کر سکتا ہے۔ دینی رہنمائی اور لٹریچر سے مستفید ہونے کے لیے علماؤ مشائخ کی مجلسوں بذریعہ ویب سائٹ (Website) شمولیت اختیار کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح کاروباری افراد اور اہل علم اپنے اپنے شعبہ سے متعلقہ افراد کے ساتھ روابط قائم کر سکتے ہیں۔ رشتہ داروں، ہم جماعتوں یا ایک ادارے میں کام کرنے والوں نے واٹس

---

[11] حسن اکبر، "پاکستانی معاشرے پر انٹرنیٹ کے مثبت اثرات،" ڈان نیوز، 8 دسمبر 2015، Retrieved 28 Sep 2016, 10:30pm, from https://www.dawnnews.tv

[12] زیدی، سیدہ کنول زہرہ، سوشل میڈیا کی اہمیت، ایکسپریس نیوز، 15 فروری 2015، Retrieved 27 Sep 2016, 11:09am from https://www.express.pk

ایپ (WhatsApp) پر گروپس (Groups) بنائے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے انھیں اپنے امور کی انجام دہی میں سہولت ہو جاتی ہے۔ رب نواز جادوں کا اس بارے میں کہنا ہے:

"سماجی رابطوں کی ویب سائٹس (Websites) پر انسان اپنے جیسے افراد کا ایک نیٹ ورک (Network) بنا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص شطرنج کا شوقین ہے یا کتابوں سے محبت کرنے والا ہے تو وہ ایسے شخص کو تلاش کر سکتا ہے اور رابطہ کر سکتا ہے جو اس کی دلچسپی میں حصہ لے، کیونکہ ان نیٹ ورکس (Networks) پر جسمانی ملاقات نہیں ہوتی، آپ بہت زیادہ گروپوں (Groups) اور برادریوں میں شرکت کر سکتے ہیں۔ جس وقت بھی انٹرنیٹ (Internet) میسر ہو اپنے دوستوں سے بات کی جا سکتی ہے، ملاقات کی جا سکتی ہے"[13]

11۔ نئے طرز کے روزگار کی فراہمی

آج کاروبار کرنے کے لیے روایتی انداز میں سرمایہ، مزدور، کسی کارخانے، دکان، آفس نہ بھی ہو تو بھی انسان کامیابی سے بزنس کر سکتا ہے۔ سماجی روابط کی ویب سائٹس (Websites) پر ان تمام امور کے بغیر بھی نہایت کامیابی سے گھر بیٹھ کر روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ گاہک کے ساتھ ملاقات وغیرہ نہ بھی ہو تو بھی لین دین آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ان ویب سائٹس (Websites) پر معاملات خوش اسلوبی سے طے پا جاتے ہیں۔ حسن اکبر کا اس بارے میں کہنا ہے:

"پوری دنیا کی طرح پاکستان میں بھی "ہوم آفس" (Home Office) کا رواج شروع ہوا ہے جو اپنی طرز کا انتہائی منفرد کام ہے۔ تیسری دنیا کے بہت سے ممالک کی طرح پاکستانی لڑکے، لڑکیاں بھی گھر بیٹھ کر آن لائن (Online) خدمات فراہم کر رہی ہیں اور لنکڈ ان (Linked In) جیسی ویب سائٹ (Websites) سے وابستہ ہو کر ملازمتیں حاصل کر رہے ہیں یا اپنے کاروبار کی توسیع کر رہے ہیں۔ اسی طرح آن لائن جاب (Online Job)، قرآن پڑھنا، ٹیوشن پڑھنا، گیمز کی تیاری، سوفٹ ویئر (Software) اور ویب سائٹ (Website) کی تیاری، مختلف زبانوں کے ترجمے، ٹائپنگ (Typing) کا کام، آن لائن (Online) اشتہاری صنعت، شاپنگ (Shopping) اور ویب سائٹ (Website) کے ذریعے اپنا ذاتی کام شامل ہے وہ بھی

---

[13]Rab Nawāz Jadoon,"Advantages and disadvantages of social networking, Comsats." Abattabad, Pakistan, Retrieved 27 Oct 2016,9:46am from https://jadoon956.files.wordpress.com

بغیر لوکل آفس (Local Office) کے۔ جس سے نہ صرف ان کی آمدنیوں میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ حکومت کو بھی فائدہ ہو رہا ہے"[14]

12۔ بااثر شخصیات کے خفیہ امور کا انکشاف

با اثر شخصیات کے رازوں کو منظر عام پر لانے میں سماجی ویب سائٹس (Websites) نے بھی کردار ادا کیا ہے۔ معروف سیاسی رہنماؤں کے درمیان ہونے والی خفیہ ملاقاتیں اور معاہدات یا ان کی طرف سے ہونے والی کرپشن، غبن اور فراڈ پر مبنی منصوبے سب کی خبران پر تیزی سے پھیل جاتی ہے۔ جیسے پاناما لیکس کا مسئلہ۔ محمد عاصم کا اس کے بارے میں کہنا ہے:

> "امریکہ پاکستان سمیت دنیا بھر کے کئی حکمران ان دنوں وکی لیکس اور پانامہ لیکس کی ویب سائٹس (Websites) کی کارستانی کے باعث پریشان ہیں۔ یہ بھی آن لائن میڈیا (Online media) کی طاقت کا نتیجہ ہے کہ ایسا مواد جو پرنٹ (Print) اور الیکٹرانک میڈیا (Electronic media) کے ذریعے سامنے لانا شاید ممکن ہی نہ ہوتا وہ مواد ویب سائٹ (Website) پر آنے کے بعد ہی دیگر ذرائع ابلاغ اس کو زیرِ بحث لائے ہیں۔ تیونس کے انقلاب میں بھی وکی لیکس کے انکشافات کا بڑا ہاتھ ہے کیونکہ اس کے صدر اور اس کے حواریوں کی جانب سے کرپشن (Corruption) کے قصے سامنے آئے تھے"[15]

13۔ خواتین پر اثرات

سماجی روابط کی ویب سائٹس (Websites) نے جہاں مردوں کو اپنا گرویدہ بنایا ہے وہیں خواتین بھی پوری طرح ان کے سحر میں مبتلا ہیں پہلے صرف مرد حضرات ہی ان ویب سائٹس (Websites) کا زیادہ استعمال کرتے نظر آتے تھے مگر آج یہ صورتحال ہے کہ خواتین بھی اس دوڑ میں پوری طرح شامل ہو چکی ہیں۔ ایک طرف وہ اپنی محنت اور کوشش سے کاروباری دنیا میں اپنی جگہ بنا رہی ہیں تو دوسری طرف اپنے سوشل سرکل (Social Circle) میں اضافہ کر رہی ہیں۔ بیشتر خواتین اپنے ذاتی کاروبار سے وابستہ ہیں جنھوں نے چھوٹے پیمانے پر اپنے کاروبار کا آغاز کیا ہے بوتیک، پارلر، کوچنگ سینٹر، این جی اوز وغیرہ ان کی پبلسٹی (Publicity) اور کسٹمرز (Costumers) کی تلاش ان ویب سائٹس (Websites) پر کرتی ہیں۔ روزنامہ اساس میں چھپنے والے کالم میں علینہ ملک لکھتی ہیں:

---

[14] حسن اکبر، "پاکستانی معاشرے پر انٹرنیٹ کے مثبت اثرات، "ڈان نیوز، 8 دسمبر 2015، Retrieved 28 Sep 2016, 10:30pm, from https://www.dawnnews.tv

[15] انتخاب خافظ اختر محمود، تحریر محمد عاصم، "سوشل میڈیا کا معاشرے میں بڑھتا ہوا کردار، 11" اپریل 2010، Retrieved 10 Sep 2016, 4:15am from forum.mohadis.com/threads/390

"اب اکثر خواتین آن لائن بزنس (Online Business) چلا رہی ہیں، مثلاً کچھ خواتین جو بیوٹی پارلر چلاتی ہیں یا بوتیک چلا رہی ہیں اب وہ اپنے پارلر اور بوتیک کی پبلسٹی (Publicity) کیلئے اپنے فیس بک پیجز (Face book Pages) بنا رہی ہیں جس سے ان کو گاہکوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور آن لائن (Online) خرید و فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے"[16]

14۔ سیاسی سرگرمیوں میں معاون

میڈیا (Media) کی نئی صورتوں میں استعمال کیے جانے والے انٹرنیٹ (Internet) اور موبائل فون (Mobile phone) پیغامات اب سیاست میں بھی اہم ترین کردار ادا کرنے لگے ہیں۔ پاکستانی سیاسی جماعتیں بھی انٹرنیٹ (Internet) کے استعمال میں اضافہ کر رہی ہیں۔ مسلم لیگ نواز کی جانب سے ہر شہر کی سطح پر ای میل (E-mail)، فیس بک اکاؤنٹ (Face book account) بنائے گئے جن کی مدد سے اپنے رہنماؤں کی سرگرمیوں کو عام کیا جاتا ہے۔ شہباز شریف نے بھی سماجی ویب سائٹس (Websites) پر اکاؤنٹ (Account) بنا رکھے ہیں جہاں وہ عوام کی شکایات کا جواب دیتے ہیں۔ فیس بک (Face book) کے ذریعے یہ اکاؤنٹ (Account) مخالف سیاسی جماعتوں پر تنقید اور کسی خاص مسئلے پر رائے عامہ ہموار کرنے میں بھی اہم ترین کردار ادا کر رہے ہیں۔ عمران خان کی جماعت بھرپور انٹرنیٹ (Internet) مہم چلا رہی ہے۔ جو کہ SMS کے ذریعے بھی نوجوان نسل کو متاثر کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اس جماعت کا رکن بننے کی ترغیب بھی دی جا رہی ہے۔ اسی طرح سابق صدر مشرف کو بھی اپنے فیس بک (Face book) کے صفحے پر لاکھوں مداحوں کی موجودگی پر ناز ہے۔ ملک کی تمام چھوٹی بڑی سیاسی، سماجی اور مذہبی جماعتوں کی مختلف ویب سائٹس (Websites) پر اکاؤنٹس (Accounts) موجود ہیں اور ہر کوئی اپنی استطاعت کے مطابق ذرائع ابلاغ کی اس قسم کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

15۔ عدلیہ کی آزادی کی تحریک

جمہوری طرز حکومت میں جن چار بنیادی شعبوں کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے ان میں سے ایک عدلیہ بھی ہے۔ معاشرے میں انصاف کی فراہمی ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ظلم و زیادتی اور ناانصافی پر مبنی نظام کسی لحاظ سے بھی ریاست کے لیے مفید نہیں قرار دیا جا سکتا۔ تاریخی مشاہدے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن ممالک میں عدلیہ مکمل طور پر آزاد ہے ان ممالک نے تیزی سے ترقی کی منازل طے کی ہیں۔ پاکستان میں جہاں ریاست کے تمام اداروں نے عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنانے میں تگ و دو کی وہیں سوشل میڈیا (Social Media) نے بھی مدد کی۔ اس کوشش کو

---

[16] علینہ ملک، "سوشل میڈیا کے خواتین اور بچوں پر اثرات،" رازنامہ اساس، 15 اکتوبر 2016، Retrieved 19 Nov 2016, 11:13am from www.daily asas.com.pk

تیز تر کرنے اور عوام میں پھیلانے میں سماجی رابطوں کی ویب سائٹس (Websites) کا بڑا ہاتھ ہے۔ محمد عاصم نے ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

> "عدلیہ کی آزادی کی تحریک کو پر جوش بنانے میں سماجی رابطوں کی ویب سائٹس نے اہم ترین کردار ادا کیا تھا۔ SMS, E-mail اور سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس (Social networking websites) کے ذریعے بھر پور مہم چلائی گئی"[17]

16۔ سماجی انقلاب میں مددگار

سماج کو بدلنے اور طاغوتی قوتوں کے خلاف آواز بلند کرنے، ناپسندیدہ حکومت کا تختہ الٹنے اور انقلاب میں سوشل ویب سائٹس کا بڑا ہاتھ ہے۔ پہلے وقتوں میں انقلابی تحریکیں جب چلائی جاتی تھیں تو ان کے کارکن گھر گھر جا کر لوگوں کو قائل کرتے تھے۔ مگر اب سماجی ویب سائٹس کی بدولت کوئی بھی تحریک چلانا خاصا آسان کام ہو گیا ہے۔ ماضی میں ہوائی جہاز سے پھینکے جانے والے پرچے جو کردار ادا کرتے تھے آج وہی کام یہ سماجی ویب سائٹس (Websites) کر رہی ہیں۔ عدنان اسحٰق اس بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

> "انقلاب میں بھی سماجی رابطے کی ویب سائٹس نے بہت زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں عوامی احتجاج صرف سڑکوں پر ہی نہیں کیا گیا بلکہ مصر میں مظاہرے جنوری 2011ء، تیونس میں حکومت کی تبدیلی اور اردن میں کیے جانے والے مظاہروں میں سماجی ویب سائٹس (Websites) کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے"[18]

ذیل میں چند ایسے ممالک کا ذکر کیا جاتا ہے جہاں انقلاب میں ان سماجی ویب سائٹس (Websites) کا بڑا ہاتھ تھا:

i۔ مشرقِ وسطیٰ میں عوامی احتجاج

"مشرقِ وسطیٰ میں عوامی احتجاج کی تازہ ترین صورتحال اور واقعات کی تصاویر سماجی روابط کی ویب سائٹس (Websites) پر دیکھی جا سکتی ہیں جن میں فیس بک (Face book) اور ٹویٹر (Twitter) قابل ذکر ہیں۔۔ بلاگز (Blogs) کے ذریعے حالات سے آگاہی ہوتی ہے جبکہ اس ضمن میں ہونے والے مظاہروں اور پولیس کی کارکردگی اور ان کی کاروائیوں کی ویڈیوز (Videos) بھی یوٹیوب (YouTube) پر موجود تھیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں اس عوامی

---

[17] انتخاب خافظ اختر محمود، تحریر محمد عاصم، "سوشل میڈیا کا معاشرے میں بڑھتا ہوا کردار،" 11 اپریل 2010، Retrieved 10 Sep 2016, 4:15am from forum.mohadis.com/threads/390

[18] عدنان اسحٰق، "انقلاب میں سماجی ویب سائٹس کا کردار،" 9 فروری 2011، Retrieved 10 Sep 2016, 4:52am from www.dw.com

احتجاج میں سماجی ویب سائٹس (Websites) کا کردار اتنا زیادہ تھا کہ جلد ہی اسے "فیس بک (Facebook) انقلاب" کا نام دے دیا گیا۔

ii۔ مصر میں مظاہرے

2011ء میں مصر میں ہونے والے احتجاج کے دوران بنائی جانے والی کوئی بھی ویڈیو (Video) تصاویر فیس بک (Facebook)، ٹوئٹر (Twitter) اور یوٹیوب (YouTube) پر اپ لوڈ (Upload) کر دی جاتیں جہاں سے دنیا بھر میں کوئی بھی ان کو دیکھ کر حالات سے آگاہی حاصل کر سکتا تھا۔۔ اسی طرح مصر میں پیش آنے والے واقعات پر مبصرین کی آراء اور واقعات کی منظر کشی بلاگز (Blogs) کے ذریعے بھی کی گئی۔

iii۔ ایران میں مظاہرے

2009ء میں ایران میں حکومت کے خلاف ہونے والے مظاہروں میں بھی سوشل ویب سائٹس (Websites) فیس بک (Facebook)، ٹوئٹر (Twitter) اور یوٹیوب (YouTube) نے اہم کردار ادا کیا تھا۔

iv۔ تیونس میں چنبلی انقلاب

تیونس میں آنے والے چنبلی (Chambly) انقلاب کی گونج پوری دنیا میں سنائی دی جا رہی ہے۔ تجزیہ نگار حیران ہیں کی کس طرح چند دنوں کے اندر ملک میں انقلاب آگیا جبکہ وہ ملک صحافتی آزادیوں سے بھی محروم ہے۔ تیونس میں آنے والے انقلاب کی بہت سی وجوہات میں سے ایک اہم ہے وجہ دور حاضر میں سماجی ویب سائٹس (Websites) کی بڑھتی ہوئی اہمیت ہے۔ تیونس میں انقلاب کے حوالے سے محمد عاصم لکھتے ہیں کہ: "ظلم سے ٹکرانے کی خواہش تیونس کے لاکھوں لوگوں کے دلوں میں سالوں سے پرورش پا رہی ہو گی لیکن اس کو طاقتور آواز سوشل میڈیا نے ہی بنایا۔ انٹرنیٹ (Internet) اور موبائل فون (Mobile phone) کی بدولت ہی یہ ممکن ہوا کہ لاکھوں لوگوں کی خواہش ایک لاوا بن کر پھوٹی اور ملک میں انقلاب برپا کر دیا۔"[19]

---

[19] انتخاب حافظ اختر محمود، تحریر محمد عاصم، "سوشل میڈیا کا معاشرے میں بڑھتا ہوا کردار، 11" اپریل 2010، Retrieved 10 Sep 2016, 4:15am from forum.mohadis.com/threads/390

۷۔ مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی

مقبوضہ کشمیر میں شدت اختیار کرنے والی تحریک آزادی کے پیچھے بھی اسی سوشل میڈیا (Social media) کی طاقت کارفرما ہے۔ کوئی ریلی نکالنی ہو، کسی اجتماع یا جلسہ کا انعقاد ہو یا کرفیو کو توڑنا ہو ان سب کے بارے میں خبریں ویب سائٹس (Websites) کے ذریعے عوام میں پھیلادی جاتی ہیں۔ محمد عاصم اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے اپنے مضمون میں بیان کرتے ہیں کہ:

> "فیس بک (Facebook) پر اعلان ہوتا ہے کہ ٹھیک اس وقت کرفیو توڑا جائے گا۔ موبائل فون سے پیغامات بھیجے جاتے ہیں۔ سماجی ویب سائٹس (Websites) کو استعمال میں لاکر پیغام رسانی تیزی سے وقوع پذیر ہوتی ہے اور اعلان کے مطابق ہزاروں افراد بیک وقت سڑکوں پر موجود ہوتے ہیں بھارتی فوج کیلئے یہ صورتحال یقیناپریشان کن ہوتی ہے کیونکہ کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والے ایک دو کشمیریوں کو شہید کرنا تو ان کیلئے کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن ہزاروں کی ریلی پر گولی چلانا آسان نہیں ہوتا، اور اگر گولی چلا بھی دی جائے تو شہید یا زخمی ہونے والوں کی ویڈیوز (Videos) اور تصاویر منٹوں میں انٹرنیٹ (Internet) پر پھیلادی جاتی ہیں۔"[20]

سوشل میڈیا (Social media) پر روزانہ سینکڑوں ویڈیوز (Videos) اور تصاویر جاری ہوتی ہیں جن میں بھارتی فوج کا کشمیریوں پر ظلم بھی عیاں ہوتا ہے اور پاکستان سے دشمنی بھی۔ جن میں معصوم بچوں اور بچیوں پر تشدد کرکے پاکستان مخالف نعرے لگوائے جاتے ہیں۔ جس سے بھارتی حکومت بڑے پیمانے پر لعن طعن کا نشانہ بنتی ہے اور عوامی اشتعال میں مزید اضافہ ہوتا ہے اور عالمی سطح پر بھی بھارت کا چہرہ بے نقاب ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ اس پر پابندیاں لگارہا ہے محمد ارشد قریشی اپنے کالم 'سوشل میڈیا اور کشمیر' میں اس رقمطراز ہیں

"بھارت ایک مرتبہ پھر تحریک آزادی کشمیر کو کچلنے کے لیے ناکام اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے ماضی میں جہاں مقبوضہ کشمیر میں عوام کے لیے انٹرنیٹ (Internet) تک رسائی حاصل کرنے پر پابندیں عائد کی جاتی رہی ہیں تو اب نام نہاد حکومت نے سوشل میڈیا (Social media) پر ہی پابندی لگا دی ہے کیونکہ سوشل میڈیا (Social media) کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو دنیا کے سامنے دکھانے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ جن سوشل ویب سائٹس

---

[20] انتخاب حافظ اختر محمود، تحریر محمد عاصم، "سوشل میڈیا کا معاشرے میں بڑھتا ہوا کردار، "11 اپریل 2010، Retrieved 10 Sep 2016, 4:15am from forum.mohadis.com/threads/390

(Websites)پر پابندی عائد کی گئی ہے ان میں فیس بک (Facebook)، یو ٹیوب (YouTube)، ٹویٹر (Twitter) اور واٹس اپ (WhatsApp) سمیت ۱۰ معروف سائٹس (Sites) شامل ہیں۔"[21]

Vi۔ فلپائن کی مثال

سوشل ویب سائٹس (Social Websites)کے ذریعے انقلاب کی ایک اور مثال فلپائن بھی ہے۔" موبائل فون (Mobile phone) اور سماجی ویب سائٹس (Websites)کے ذریعے پیغام رسانی سے عوامی طاقت کے اظہار کی ایک اور مثال فلپائن میں سامنے آئی کہ جب 2001 میں صدر جوزف ایسٹراڈا (Joseph Estrada) کو معافی دینے کے معاملے پر لاکھوں افراد دارالحکومت منیلا (Manila) میں جمع ہو گئے۔ یہ سب لوگ تیزی سے پھیلائے جانے والے 70 لاکھ سے زائد SMS کے نتیجے میں جمع ہوئے جس میں پارلیمنٹ (Parliament) کے اس فیصلے پر بھرپور احتجاج ریکارڈ کرانے کا مطالبہ کیا گیا تھا آخر کار پارلیمنٹ (Parliament) کے ارکان نے عوامی طاقت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ صدر کے خلاف الزامات سامنے لائے گئے اور جوزف ایسٹراڈا (Joseph Estrada) کو عہدہ چھوڑنا پڑا۔"[22]

17۔ خوف وہراس پیدا کرنے والے پریشر گروپس پر اثر

معاشرے میں لوگوں میں ڈر اور خوف ہراس پیدا کر کے خود کو نمایاں اور برتر کرنے والے پریشر گروپس (Pressure Groups) کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ جن میں سے بہت سوں کی پشت پناہی سیاسی جماعتیں اور دیگر فریقین کر رہے تھے۔ پہلے ریاستی اور غیر ریاستی عناصر بڑی آسانی سے اپنے خلاف خبر کو نشر ہونے سے روک لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ان سیاسی جماعتوں اور فریقوں کی سرپرستی میں وہ عوام کو حقیقی صورتحال سے بے خبر رکھتے اور عوام تصویر کا صرف وہی رخ دیکھ سکتی تھی جو وہ دکھانا چاہتے تھے یا دوسرے لفظوں میں وہ سمت جس کا انھوں نے سودا کر رکھا ہوتا تھا۔ لیکن اب سماجی ویب سائٹس (Websites) کی بدولت ان پریشر گروپس (Pressure groups) کا زور ٹوٹ رہا ہے۔ اب تو یہ صورتحال ہے کہ کہیں کوئی واقعہ رونما ہو جائے وقوعہ پر موجود عینی شاہدین اخباری نمائندوں اور متعلقہ حکام کے پہنچنے سے پہلے ہی موبائل وغیرہ میں اس کی تصویر یا وڈیو بنا کر سوشل میڈیا (Social media) پر شیئر (Share) کر دیتے ہیں۔ اور عوام حقیقت حال سے باخبر ہو جاتی ہے۔ میڈیا (Media) کی آزادی نے بھی اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

---

[21] قریشی، محمد ارشد، "سوشل میڈیا اور کشمیر، "جیو اردو، 29 اپریل 2017، Retrieved 26 July 2016, 9:35pm from www.geourdu.com

[22] انتخاب خافظ اختر محمود، تحریر محمد عاصم، "سوشل میڈیا کا معاشرے میں بڑھتا ہوا کردار،" 11 اپریل 2010، Retrieved 10 Sep 2016, 4:15am from forum.mohadis.com/threads/390

18۔ حساس ادارے اور خفیہ ایجنسیوں کے لئے تفتیش میں سہولت

ملکی و غیر ملکی حساس ادارے اور خفیہ ایجنسیاں اپنی جاسوسی اور تفتیش کے لیے بھی ان ویب سائٹس (Websites) سے بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ چونکہ ان کی رسائی اس تمام مواد تک ہوتی ہے جو سماجی ویب سائٹس (Websites) پر دنیا بھر میں لوگ ایک دوسرے سے شیئر (Share) کرتے ہیں۔ جہاں مشکوک مواد پایا جاتا ہے اس کی تحقیق شروع کر دی جاتی ہے اور گرفتاریاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اس حوالے سے محمد عاصم کے الفاظ واضح کرتے ہیں کہ: "ایسی رپورٹس (Reports) سامنے آچکی ہیں کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی خفیہ ایجنسیاں انٹرنیٹ (Internet) پر شیئر (Share) کیے جانے والے مواد پر نظر رکھتی ہیں۔ سی آئی اے (CIA) نے امریکی ریاست فلاڈلفیا (Philadelphia) سے تعلق رکھنے والی کولین لاورز (Colin Lowers) کو فیس بک (Facebook) پر اس کے مشکوک پیغامات کی بنیاد پر ہی گرفتار کیا تھا۔ امریکی اداروں نے دعویٰ کیا کہ جہاد جینز (Jihad jeans) کے نام سے مشہور یہ عورت اپنے ایک مسلمان ساتھی کے ساتھ مل کر بھرتی مہم چلا رہی تھی۔ اسی طرح کچھ عرصہ قبل برطانیہ میں کچھ پاکستانی طلباء کو مشکوک ای میلز E-mails کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا"[23]

خلاصۂ بحث

جدید ٹیکنالوجی (Technology) کی ترقی نے انسانی تعلقات کی نت نئی شکلیں پیدا کر کے ان کے دائرے کو وسیع تر کر دیا ہے۔ سماجی ذرائع ابلاغ نے انسانی زندگی کو بالکل ایک نئی سمت دی ہے۔ آج دنیا گلوبل ویلج بن گئی ہے۔ انسان ایک جگہ بیٹھ کر پوری دنیا میں موجود کہیں پر بھی دوسرے فرد کے ساتھ بذریعہ انٹرنیٹ رابطہ کر سکتا ہے۔ بات چیت کر سکتا ہے، اپنا حال دوسرے تک پہنچا سکتا ہے اور دوسرے فرد کا حال معلوم کر سکتا ہے۔ فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں۔ عام طور پر کوئی پیغام 200،100،5،2 افراد یا ایک مجمع تک پہنچایا جا سکتا ہے مگر ان ویب سائٹس پر وہی پیغام پوسٹ کر کے پوری دنیا میں موجود لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ پاکستان سے یورپی ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا ایک بڑا ذریعہ یہ سماجی رابطے کی ویب سائٹس ہیں۔ لہٰذا ایک صحت مند اور خوشحال معاشرے کی تعمیر تبھی ممکن ہے اگر ان ویب سائٹس (Websites) کے منفی استعمالات سے گریز کرتے ہوئے اچھائی اور خیر کو فروغ دیا جائے۔

---

[23] انتخاب حافظ اختر محمود، تحریر محمد عاصم، "سوشل میڈیا کا معاشرے میں بڑھتا ہوا کردار، 11" اپریل 2010، Retrieved 10 Sep 2016, 4:15am from forum.mohadis.com/threads/390